Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۰/۷۵ | اتوار ۹ جمادی الثانی ۱۴۱۰ھ، ۷ صلح ۱۳۶۹ ہش، ۷ جنوری ۱۹۹۰ء | نمبر ۶

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"بیعت کا لفظ ایک وسیع معنے رکھتا ہے اور اس کا مقام ایک انتہائی تعلق کا مقام ہے کہ جس سے بڑھ کر اور کسی قسم کا تعلق ہو ہی نہیں سکتا۔

بعض لوگ ایسے ہیں کہ وہ ہمارے نور کی پوری روشنی میں نہیں ہیں۔ جب تک انسان کو ابتلاء کی برداشت نہ ہو اور ہر طرح سے وہ اس میں ثابت قدمی نہ دکھا سکتا ہو۔ تب تک وہ بیعت میں نہیں ہے۔ پس جو لوگ صدق وصفا میں انتہائی درجہ تعلق پر پہنچے ہوئے ہیں۔ خدا تعالےٰ اُن کو امتیاز میں رکھتا ہے"۔

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۴-۵)

"ریاء کاری ایک بہت بڑا گند ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ریاء کار انسان فرعون سے بھی بڑھ کر شقی اور بدبخت ہوتا ہے وہ خدا تعالےٰ کی عظمت اور جبروت کو نہیں چاہتے بلکہ اپنی عزت اور عظمت منوانا چاہتے ہیں۔ لیکن جن کو خدا پسند کرتا ہے وہ طبعاً اس سے متنفر ہوتے ہیں۔ ان کی ہمت اور کوشش اسی ایک امر میں صرف ہوتی ہے کہ اللہ تعالےٰ کی عظمت اور اس کا جلال ظاہر ہو اور دنیا اس سے واقف ہو وہ ایسی حالت میں ہوتے ہیں اور پسند کرتے ہیں کہ دنیا اُن کو نہ پہچان سکے مگر ممکن نہیں ہوتا کہ دنیا اُن کو چھوڑ سکے کیونکہ وہ دنیا کے فائدہ کے لئے آتے ہیں۔ ان لوگوں کو جو دشمن اور مخالف ہوتے ہیں ان سے بھی ایک فائدہ پہنچتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نشانات اُن کے سبب سے ظاہر ہوتے ہیں اور حقائق و معارف کھلتے ہیں۔ اُن کی چھیڑ چھاڑ سے عجیب عجیب انوار ظاہر ہوتے ہیں"۔

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۱)

ریل کے المناک حادثہ میں ۲۳۵ افراد جاں بحق

ذکریا ایکسپریس کی اکثر بوگیاں تباہ ہوگئیں

ملتان سے کراچی جانے والی بہاؤالدین ذکریا ایکسپریس اور مال گاڑی کے درمیان خوفناک تصادم کے نتیجے میں ایک تازہ اطلاع کے مطابق ۲۳۵ افراد ہلاک اور ۸ سو زخمی ہوگئے ہیں۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی پنوں عاقل چھاؤنی سے فوجی طلب کر لئے گئے جنہوں نے جائے حادثہ پر پہنچ کر تباہ شدہ ڈبوں سے نعشوں اور زخمیوں کو نکالنے کا کام شروع کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق ملتان سے کراچی جانے والی بہاؤالدین ذکریا ایکسپریس رات گیارہ بجکر ۲ منٹ پر سانگی ریلوے اسٹیشن سے ۵ فرلانگ، دور کیبن کے قریب ملتان سے کراچی جانے والی کھڑی ہوئی مال گاڑی سے زوردار دھماکہ کے ساتھ ٹکرا گئی۔ جس کے نتیجہ میں ایکسپریس گاڑی کا انجن الٹ گیا اور اس میں آگ لگ گئی۔ سوشل ورکرز سول اور ریلوے کے اعلیٰ حکام جائے حادثہ پر پہنچ گئے ہیں۔ سکھر ریلوے کے ڈی ایس نے کانٹا بدلنے والے شخص سمیت سانگی ریلوے سٹیشن کے تین افراد کو معطل کر دیا ہے۔

خاندانِ حضرتِ بانئ سلسلہ میں شادی کی بابرکت تقریب

محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ناظر تعلیم کی صاحبزادی عزیزہ مکرمہ نصرت جہاں نبیلہ صاحبہ کی شادی ہمراہ عزیز مکرم صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب ابن مکرم صاحبزادہ مرزا نسیم احمد صاحب مورخہ ۴، جنوری ۱۹۹۰ء کو انجام پائی۔ تقریب رخصتانہ دارالصدر شرقی میں ساڑھے چار بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مکرم حافظ محمد عاشق صاحب نے کی بعد ازاں مکرم سید صہیب احمد صاحب نے حضرت بانئ سلسلہ کے دعائیہ اشعار ترنم سے سنائے۔ جس کے بعد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالےٰ کے نمائندہ کے طور پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے دعا کرائی۔ تقریب دعا میں اہل ربوہ کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔

محترمہ صاحبزادی نصرت جہاں نبیلہ صاحبہ سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الثالث) کی پوتی اور محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی نواسی ہیں اور محترم صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب کے پوتے اور حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ و حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کے نواسے ہیں۔

ادارہ الفضل اللہ تعالےٰ سے دُعا کرتا ہے کہ وہ اپنے فضل وکرم سے اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے اور مثمر بثمراتِ حسنہ کرے۔

- مکرم رانا مبارک احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے داماد مکرم عنصر احمد صاحب پیٹ میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں اور برطانیہ کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل شفا عطا فرمائے۔

- مکرم منور احمد صاحب فضل ابن مکرم سلیم الدین احمد صاحب صدر محلہ دارالیمن غربی۔ ربوہ کا نکاح عزیزہ خولہ انجم صاحبہ بنت مکرم قریشی مبارک احمد صاحب مربی سلسلہ کے ساتھ مورخہ ۲۹، دسمبر ۱۹۸۹ء بروز جمعہ بیت مبارک میں بعد نمازِ عصر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے مبلغ ۲۵،۰۰۰ روپے حق مہر پر پڑھا۔

عزیزہ خولہ انجم مکرم قریشی عبدالرحمن صاحب سابق امیر ضلع سکھر کی پوتی ہیں جبکہ منور احمد صاحب فضل مکرم سید عبدالودود صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ کھلنا (مشرقی پاکستان) کے نواسے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: ــــ آغا سیف اللہ ، پرنٹر: ــــ قاضی منیر احمد
مطبع: ــــ ضیاء الاسلام پریس ، ربوہ
مقامِ اشاعت: ــــ دارالنصر غربی ربوہ ، قیمت: ــــ ایک روپیہ پچاس پیسے

۷ صلح ۱۳۶۹ ہش ۷ جنوری ۱۹۹۰ء

ریلوے کا بدترین حادثہ

سانگھڑ کے قریب ریلوے کا جو حادثہ وقوع پذیر ہوا ہے اور جس میں سرکاری اعلان کے مطابق ۲۳۵ افراد جاں بحق ہوگئے ہیں اور چار سو (یا سات سو) کے قریب افراد زخمی ہوئے ہیں۔ اس پر جتنے بھی دکھ کا اظہار کیا جائے کم ہے۔ اتنی جانوں کا ضیاع اور اتنے لوگوں کا زخموں سے چور ہونا ــ اور پھر وہ بھی انتہائی تکلیف دہ حالت میں ــ ہر شخص کو خون کے آنسو رُلاتا ہے۔ ہم وفات یافتگان کیلئے مولا کریم سے دعا کرتے ہیں کہ انہیں اپنی رحمت کی چادر میں لے لے اور انکے پسماندگان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ اور خود ہی ان کا حامی و ناصر ہو اور قدم قدم پر ان کی رہنمائی فرمائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ زخمیوں کے متعلق ہماری تہ دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفا عطا فرمائے اور پھر صحت و تندرستی کے ساتھ زندگی کے مشاغل میں بھرپور حصہ لینے کی توفیق ارزانی فرمائے۔ حکومت نے معاوضہ دینے کا تو بے شک اعلان کیا ہے اور یہ بہت اچھی اور ہمدردانہ بات ہے۔ لیکن جان کے زیاں کا معاوضہ کیا ہو سکتا ہے۔ یہ معاوضہ تو اللہ تعالیٰ ہی عطا کر سکتا ہے اور اس کے آگے ہم دست بدعا ہیں کہ وہ خود ان کا معاوضہ بن جائے۔

تحقیقات کا حکم دے دیا گیا ہے۔ اور تحقیقات زیادہ سے زیادہ یہ بات ثابت کر پائے گی کہ یا تو یہ ایک حادثاتی واقعہ ہے جس میں کوئی بھی قصوروار نہیں یا یہ تخریب کاری تھی۔ خدا نہ کرے کہ یہ تخریب کاری ہو۔ کیونکہ اگر یہ تخریب کاری ثابت ہوئی تو ہر دل سے امن اور چین اٹھ جائے گا۔ سب کی نظریں اس بات پر جم کر رہ جائیں گی کہ صرف ۲۳۵ افراد کو نہیں بلکہ سارے ملک کو داؤ پر لگایا جا رہا ہے۔ ایک تخریب کاری کے بعد دوسری تخریب کاری کا امکان ہوتا ہے اور دوسری کے بعد تیسری کا۔ اور تخریب کاروں کے دل اتنے سخت ہو جاتے ہیں کہ انہیں لوگوں کی جانوں سے کھیلنا ایک تماشہ لگتا ہے اور وہ اس تماشے سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ انسان بربریت کی انتہا کو پہنچ جاتا ہے۔ درندے اس سے شرم کھانے لگتے ہیں۔

ہم ایک دفعہ پھر جاں بحق ہونے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اور ان کے لواحقین کے ساتھ اظہار تعزیت کرتے ہیں اور زخمیوں کیلئے تہ دل سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے اور دوبارہ مشاغلِ زندگی میں بھرپور حصہ لینے کی توفیق سے نوازے۔

تحقیقات میں تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔ رپورٹ عوام الناس کے سامنے آنی چاہیئے اور جن لوگوں کو ملزم گردانا جائے ان کے متعلق مکمل کارروائی کی جانی چاہیئے۔

تیر اِدھر ، اُدھر بھی تیر
اُف رے یہ جور ، یہ ستم
کوئی بتائے تو مجھے
پنبہ کجا کجا نہم

شہرِ وفا پہ آئی تھی اِک ہولناک رات
وہ رات کٹ گئی ہے ، بُری یا بھلی کٹی

آبادیاں خموش ہیں ، ویرانے بے خروش
جب سے مرے جنوں سے مری بے کلی کٹی

نوحہ کناں ہے خشک شجر صحنِ باغ میں
ہر شاخ شاخ کس طرح پھولی ، پھلی ، کٹی

میں بھی تمہارے شہر کا باسی ہوں شہریو!
یاں زندگی مری گلی اندر گلی کٹی

کوئی تو میرے خون کے پیاسوں سے پوچھ دے
کس جرم میں تھی شہ رگِ ابنِ علیؑ کٹی

اب آسماں سے اس کا جواب آئے گا سنو!
تم نے تو خوب خوب سنائی جلی کٹی

عبدالمنان ناہید

نماز ایسے نہ ادا کرو جیسے مرغی دانے کے لئے ٹھونگ مارتی ہے بلکہ سوز و گداز سے ادا کرو اور دعائیں بہت کیا کرو۔ نماز مشکلات کی کنجی ہے۔ ماثورہ دعاؤں اور کلمات کے سوا اپنی مادری زبان میں بھی بہت دعا کیا کرو تاکہ اس سے سوز و گداز کی تحریک ہو اور جب تک سوز و گداز نہ ہو اسے ترک مت کرو کیونکہ اس سے تزکیہ نفس ہوتا ہے اور سب کچھ ملتا ہے۔ چاہیئے کہ نماز کی جس قدر جسمانی صورتیں ہیں ان سب کے ساتھ دل بھی ویسے ہی تابع ہو اگر جسمانی طور پر کھڑے ہو تو دل بھی خدا کی اطاعت کے لئے ویسے ہی کھڑا ہو۔ اگر جھکو تو دل بھی ویسے ہی جھکے۔ اگر سجدہ کرو تو دل بھی ویسے ہی سجدہ کرے دل کا سجدہ یہ ہے کہ کسی حال میں خدا کو نہ چھوڑے۔ جب یہ حالت ہوگی تو گناہ دور ہونے شروع ہو جاویں گے۔ معرفت بھی ایک شے ہے جو کہ گناہ سے انسان کو روکتی ہے۔ جیسے جو شخص سم الفار، سانپ اور شیر کو ہلاک کرنے والا جانتا ہے تو وہ ان کے نزدیک نہیں جاتا ایسے ہی جب تم کو معرفت ہوگی تو تم گناہ کے نزدیک نہ پھٹکو گے اس کے لئے ضروری ہے کہ یقین بڑھاؤ اور وہ دعا سے بڑھے گا اور نماز خود دعا ہے۔ نماز کو جس قدر سنوار کر ادا کرو گے اسی قدر گناہوں سے رہائی پاتے جاؤ گے۔ (البدر جلد ۲ ص ۱۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت فضل عمر
(اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

اُنسیت اور اشتراکِ عمل

حضرت فضل عمر نے ۱۹۴۴ء (۲۷ دسمبر) کو فرمایا:۔

چونکہ اب ایسا انتظام موجود ہے کہ باہر (مردانہ جلسہ) سے بھی یہاں تقریریں سن لی جاتی ہیں۔ اور باہر بھی مجھے تقریر کرنی ہوتی ہے۔ اس لئے عورتوں اور مردوں میں مشترکہ تقریریں ہو جاتی ہیں اور جیسا کہ میں نے پہلے کہا تھا۔ ضرورت نہیں تھی کہ میں عورتوں کے جلسے میں الگ تقریر کروں مگر پھر بھی چونکہ بعض امور ایسے ہوتے ہیں جو عورتوں کے ساتھ خصوصیت سے تعلق رکھتے ہیں اور بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جن کی طرف عورتوں کو توجہ دلانا ضروری ہوتا ہے اس لئے بعض دفعہ ضرورت پیش آسکتی ہے کہ میں عورتوں کے جلسے میں الگ تقریر بھی کروں۔ مگر گزشتہ سالوں میں عورتوں کی طرف سے اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ میں مردوں کے جلسے میں الگ تقریر کیا کروں یہ ایک فطرتی تقاضہ ہے کہ ہر انسان اپنا حق چاہتا ہے میں اس تقاضے کو بھی رد نہیں کر سکتا مگر میرے گلے کی حالت اس قسم کی ہے کہ تقریر ابھی شروع نہیں کی اور گلا بیٹھ گیا ہے۔ میں حیران ہوں کہ اس دفعہ کیونکر اپنی تقریریں مناسب طور پر کر سکوں گا۔ بہر حال میں کچھ نہ کچھ عورتوں کے جلسے میں بھی کہنا چاہتا ہوں۔ خصوصاً اس لئے کہ اس دفعہ بعض باتیں ایسی بھی ہیں جو عورتوں کے ساتھ مخصوص ہیں (   ) قرآن مجید کی کتاب ایک ایسی زبان میں نازل ہوئی ہے جو زبان اپنے اندر معنے رکھتی ہے یعنی اس میں ہر نام کے کوئی معنے ہوتے ہیں۔ باقی زبانوں میں اگر کسی چیز کا نام بدل کر اس کی جگہ اور رکھ لیا جائے تو اس کے معنوں میں فرق نہیں پڑے گا لیکن عربی کا نام اگر بدل کر اور نام رکھ دیا جائے تو یقیناً اس کے معنوں میں فرق پڑ جائے گا۔ مثلاً اُم کا لفظ ہے تو اُم کے معنے عربی زبان میں جڑ اور مقصود کے ہیں یعنی ایسی چیز جس میں سے اور چیزیں نکلیں اور جس کی طرف دوسرے متوجہ ہوں۔ اب اگر ماں کے لئے عربی میں کوئی اور لفظ رکھ دیا جائے تو یہ معنے بالکل بدل جائیں گے لیکن اگر پنجابی میں یا اردو میں ماں کی جگہ کوئی اور لفظ رکھ دیا جائے مثلاً پاں کہہ لیا جائے یا تاں کہہ لیا جائے تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ چاہے ہاں کہہ لیں یا تاں کہہ لیں یا داں کہہ لیں اور جو چاہیں اس سے مراد لے لیں معنوں پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ لیکن عربی کے لحاظ سے اگر ہم نام کو بدل دیں تو وہ نام بے معنی ہو جائے گا۔ وہ صرف علامت ہوگی اس کے کوئی معنے نہیں ہوں گے۔ جیسے ام کا لفظ ہے اس کی بجائے اگر ہم عربی میں تھم کہیں گے تو وہ صرف علامت رہ جائے گی اس کے وہ معنے نہیں ہوں گے جو ام کے لفظ میں پائے جاتے ہیں ماں کو عربی میں ام اس لئے کہتے ہیں کہ یہ بطور جڑ ہے بچوں کے لئے دوسرے بچے اپنی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اس کے محتاج ہوتے ہیں۔ پس ام کے معنے عربی زبان میں اس چیز کے ہے جو بطور جڑ کے ہو۔ اور جس کی طرف دوسرے لوگ متوجہ ہوں۔ اور ماں کو اس لئے ام کہتے ہیں کہ یہ بطور جڑ ہے نیز بچوں کی تربیت کا مرکزی مقام ہے۔ جس کی طرف بچے اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے متوجہ ہوتے ہیں۔ اب اگر ام کا لفظ بدل کر اس کی جگہ کوئی اور لفظ رکھ دیا جائے تو اس لفظ سے ہرگز یہ معنے پیدا نہیں ہوں گے۔ جو ام کے لفظ سے پیدا ہوتے ہیں۔ صرف ایک علامت رہ جائے گی۔ اس طرح (   ) قرآن مجید میں بنی نوع یعنی مرد اور عورت کا جو مشترکہ نام انسان رکھا ہے۔ یہ انسان کا لفظ بھی بامعنیٰ لفظ ہے۔ اصل میں یہ لفظ اُنسان ہے جس کے معنے ہیں دو محبتیں۔ پس یہ لفظ جو مرد اور عورت دونوں پر مشتمل ہے اس کے معنے ہیں ایسا وجود جو دو محبتوں کا ظاہر کرنے والا ہے یعنی ایک طرف یہ لفظ اس تعلق کو ظاہر کرتا ہے جو خدا اور بندے کے درمیان ہے اور دوسری طرف اس تعلق کو ظاہر کرتا ہے جو بندوں کو بندوں سے ہے پس انسان کے معنے ہیں وہ وجود جو ایک طرف خدا سے محبت کرنے والا ہو اور دوسری طرف بندوں سے محبت کرنے والا ہو۔ ایسا وجود سوائے انسان کے دنیا میں اور کوئی نہیں۔ انسان میں اگر حیات پائی جاتی ہے تو دوسرے جانوروں میں بھی حیات پائی جاتی ہے۔ انسان دیکھتا ہے تو دوسرے جانوروں کی بھی آنکھیں ہوتی ہیں۔ اور وہ بھی دیکھتے ہیں۔ انسان کے کان ہیں تو دوسرے جانوروں کے بھی کان ہوتے ہیں۔ جس طرح انسان کھاتا پیتا ہے اسی طرح وہ بھی کھاتے پیتے ہیں۔ انسان میں چلنے اور دوڑنے کی صفت پائی جاتی ہے تو باقی جانور بھی چلتے پھرتے اور دوڑتے ہیں۔ انسان کے نر و مادہ ہوتے ہیں تو باقی جانوروں میں بھی نر و مادہ ہوتے ہیں اور وہ بھی بچے جنتے اور پالتے ہیں۔ لیکن ایک چیز جو انسان کو باقی جانوروں سے ممتاز کرتی ہے اور جو چیز باقی جانوروں میں نہیں پائی جاتی وہ انسیت ہے جو بندے کو خدا سے ہوتی ہے انسانوں میں کروڑوں لوگ نظر آتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور ان کو خدا تعالیٰ سے محبت کا ایسا تعلق ہوتا ہے کہ وہ ایک منٹ کے لئے بھی اس کے دروازے سے الگ نہیں ہو سکتے۔ لیکن کسی حیوان میں یہ ملکہ نہیں پایا جاتا اس لئے حیوان اسی دنیا میں اپنی زندگی کو پورا کر لیتے ہیں اور مرنے کے بعد ان کو دوبارہ زندگی نہیں ملتی لیکن انسان مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوتا ہے اور اپنی دائمی زندگی گزارنے کے لئے ایک نئی سڑک پر قدم مارتا ہے جو سڑک کبھی جنت میں سے ہو کر گزرتی ہے اور کبھی دوزخ میں سے ہو کر گزرتی ہے۔ پس انسان کے معنے ہیں دو محبتیں رکھنے والا وجود ایک خدا تعالیٰ سے محبت اور دوسری بنی نوع انسان سے محبت چنانچہ اسی نام کی وجہ سے دین حق نے مذہب کی جو حقیقت بیان کی ہے وہ یہی ہے کہ مذہب اس لئے دنیا میں آتا ہے کہ انسان کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرے۔ اور انسان کو بنی نوع انسان سے ہمدردی اور محبت کرنا سکھائے مذہب کی ساری تفاصیل یا خدا تعالیٰ سے محبت اور تعلق پیدا کرنے سے متعلق ہوتی ہیں یا بنی نوع انسان سے نیک تعلق رکھنے کے متعلق ہوتی ہیں۔

نماز کیا ہے یہ اس محبت اور تعلق کا اظہار ہے جو بندے اور خدا کے درمیان ہوتی ہے۔ جس طرح ایک ماں اپنے بچے کو یاد کرتی ہے۔ جس طرح ایک بچہ اپنی ماں کو یاد کرتا ہے۔ جس طرح بھائی بھائی کو یاد کرتا ہے۔ جس طرح دوست دوست کو یاد کرتا ہے۔ جس طرح خاوند بیوی کو یاد کرتا ہے جس طرح بیوی خاوند کو یاد کرتی ہے اسی طرح ایک نیک انسان اپنے خدا کو فراموش نہیں کرتا۔ اور دن میں متعدد بار اپنے خدا کو یاد کرتا ہے۔ اسی کا نام عبادت ہے اور یہی نماز ہے ہم دیکھتے ہیں جہاں حقیقی محبت ہو۔ وہاں کوئی شخص کسی کو اس کی یاد سے روک نہیں سکتا ایک ماں کو کتنا ہی سمجھاؤ کہ وہ اپنے بچے کی یاد چھوڑ دے بچے کو کتنا ہی کہو کہ وہ اپنی ماں کو یاد نہ کرے۔ دوست کو کتنا ہی کہو کہ وہ اپنے دوست کو یاد نہ کرے بھائی کو کتنا ہی کہو کہ وہ اپنے بھائی کو پیار نہ کرے باپ کو کتنا ہی کہو کہ وہ اپنے بیٹوں کو یاد نہ کرے۔ بیٹوں کو کتنا ہی کہو کہ وہ اپنے باپ کو یاد نہ کریں بیوی کو کتنا ہی کہو کہ وہ اپنے خاوند کو یاد نہ کرے۔ یا خاوند کو کتنا ہی کہو کہ وہ اپنی بیوی کو یاد نہ کرے وہ قطعاً اس بات کے لئے تیار نہیں ہوتے کہ جن کے ساتھ ان کی محبت ہے وہ ان کی یاد چھوڑ دیں۔ کیونکہ ان میں حقیقی محبت ہوتی ہے لیکن انسانوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ کئی ایسے ہیں جو اپنے اندر انسانیت کی حقیقت نہیں رکھتے۔ وہ اپنے خدا کو بھلا بیٹھے ہیں اور وہ اس بات کے محتاج ہوتے ہیں کہ ان کو یاد دلایا جائے کہ ان کا کوئی پیدا کرنے والا ہے۔ اور وہی ان کا حقیقی مالک ہے۔ اگر ان کو یہ بات یاد کرا دی جائے تو پھر وہ اس بات کے محتاج ہوتے ہیں کہ ان کے دل میں خدا تعالیٰ کی یاد تازہ رکھی جائے۔ اور پھر وہ اس بات کے محتاج ہوتے ہیں کہ یاد دلا دلا کر خدا تعالیٰ سے ان کا تعلق مضبوط کیا جائے۔ یہ ایک کمزوری ہے جو انسان میں حیوانیت کی وجہ سے آئی ہے انسان چونکہ پیدائش کے لحاظ سے حیوانوں سے تعلق رکھتا ہے اس لئے جب اس پر حیوانیت غالب آجاتی ہے تو جہاں ہمیں ایسے انسان نظر آتے ہیں جو ہر قسم کے تعلقات پر خدا تعالیٰ کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور دنیا کی محبت پر خدا تعالیٰ کی محبت کو مقدم رکھتے ہیں وہاں اس حیوانیت کے غالب آجانے کی وجہ سے ایسے انسان بھی نظر آتے ہیں جو خدا تعالےٰ کی محبت اور اس کے تعلق کو بھلا کر حیوانوں کی طرح کھانے پینے اور عیش و آرام کرنے۔ عمدہ اور آرائش کے سامان مہیا کرنے سیر و تفریح کرنے اور دنیا کی لذات حاصل کرنے میں ہی زندگی سمجھتے ہیں۔ اور اخروی زندگی سے ان کا کوئی تعلق نہیں پڑتا۔ بلکہ ان کی ساری کی ساری خواہشات اس دنیا سے وابستہ ہوتی ہیں۔ مجھے اس پر تعجب آتا ہے جس طرح ہر انسان موت سے ڈرتا ہے اور اس سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور جس طرح موت کو اپنے سے دور رکھنے کے لئے ایک انسان ہزاروں اور لاکھوں روپے خرچ کرتا ہے۔ اگر ہماری زندگی صرف اسی دنیا کے ساتھ وابستہ ہے تو کیا وجہ ہے کہ وہ موت سے بچنا چاہتا ہے۔ ہمیں اس زندگی میں ہزارہا بلکہ کروڑہا انسان ایسے نظر آتے ہیں۔ جن کے پاس دنیا کے بہترین سامانوں میں سے مال و دولت آرام و آسائش اور اس دنیا کی باقی تمام لذتوں سے کچھ بھی موجود نہیں۔ مگر باوجود اس کے وہ اس دنیا میں زندہ رہنا چاہتے ہیں ان کے اندر اس خواہش کا پایا جانا بتاتا ہے کہ کسی اور اہم مقصد کو پورا کرنے کے لئے انکو پیدا کیا گیا ہے اگر کسی اور اہم مقصد کے لئے ان کو پیدا نہیں کیا گیا تو پھر وہ کون سی چیز ہے جو باوجود تکالیف کے ان کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ اور زندہ رہنے کی اور موت سے بھاگنے کی تلقین کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات

ن۔ س

عراق کا نیا راکٹ

عرب میں تو آج تک تیل ہی طاقت سمجھا جاتا رہا ہے لیکن اگر کسی عرب ملک کو کسی اور طرح بھی برتری حاصل ہو جائے خاص طور پر اسلحہ کے سلسلے میں تو یقیناً وہ دوسرے عرب ممالک سے زیادہ مضبوط اور پُر اعتماد ہو جائے گا۔ حال ہی میں عراق نے اس بات کا اعلان کیا ہے کہ اس نے ایک ایسا راکٹ تیار کیا ہے۔ اور اس کا تجربہ بھی کر لیا ہے جو سٹیلائٹ کو خلاء میں بھیجنے کے قابل ہے اور اس اعلان سے عرب دنیا میں طاقت کا توازن بہت حد تک بدلتا نظر آ رہا ہے۔ عراق کا ایسے راکٹ کا تیار کر لینا ایک ایسی بات ہے جس نے عراق کو بہت اہمیت کا حامل بنا دیا ہے۔ اس سے پہلے اسرائیل نے ایک بیلسٹک میزائل کا تجربہ کیا تھا جو اس نے گزشتہ ستمبر میڈیٹیرین میں چھوڑا تھا۔ اس میں کیا شک ہے کہ عراق کے اس اعلان سے صدر صدام کو خاص اہمیت حاصل ہو گئی ہے اور طاقت کے توازن میں پلڑا ان کی طرف جھکنے لگا ہے۔ یہ سمجھا جاتا ہے اور ہے بھی یہ ایک حقیقت کہ عراق ایک ایسی جگہ پر واقع ہے۔ جہاں وہ عربوں کی طرف سے اسرائیل کے مقابلہ کا سارا بوجھ برداشت کر رہا ہے شام، اُردن اور لبنان کی حدود تو کہیں نہ کہیں اسرائیل سے جا ملتی ہیں۔ لیکن عراق کی حدود کہیں بھی اسرائیل سے نہیں ملتیں۔

صدر صدام کی یہ خواہش کہ انہیں عرب رہنماؤں پر کسی حد تک برتری حاصل ہونی چاہیئے۔ ان کے اس ارادے کو عراق ایران کی آٹھ سالہ جنگ نے خاصی زک پہنچائی۔ یہ جنگ گزشتہ اگست میں اختتام پذیر ہوئی اگرچہ عراق کی خواہش تو یہ ہے کہ وہ دوسرے عرب رہنماؤں سے اپنی برتری ثابت کر سکے لیکن اس جغرافیائی حدود نے آج تک اس کو اس کی اجازت نہیں دی۔ شام اردن اور لبنان کی طرح عراق کی حدود اسرائیل سے کہیں بھی نہیں ملتیں۔ اور عربوں کی اسرائیل سے جو چار جنگیں ہوئی ہیں ان میں عراق کوئی خاص کردار ادا نہیں کر سکا۔ لیکن جہاں تک اس کے خلائی پروگرام کا تعلق ہے اس نے اسرائیل کی طاقت کو چیلنج کیا ہے اور اس طرح عرب ممالک میں اسے ایک فوجی تیکنیکی برتری حاصل ہو گئی ہے۔ نیا راکٹ جس کا اب اعلان کیا گیا ہے۔ عراق کی خصوصی کامیابیوں میں سے ایک کامیابی ہے۔ اس کے ذریعے وہ اسرائیل کے خلاف خاصی دور سے حملہ کر سکتا ہے۔ یہ راکٹ کئی ہزار کلومیٹر تک جا سکتا ہے اور یہ ان تمام میزائلوں سے زیادہ طاقتور ہے جو اس وقت اس علاقے میں پائے جاتے ہیں۔ اور جو اسرائیلی اور سعودی عرب کی حکومتوں کے پاس موجود ہیں اس راکٹ کا نام "عابد" رکھا گیا ہے یعنی "عبادت کرنے والا" ۲۵ میٹر لمبا اور ۴۸ ٹن وزنی راکٹ نہایت کامیابی کے ساتھ الامبر سپیس ریسرچ سنٹر نے تجربہ کیا۔ یہ تجربہ گزشتہ ۵ دسمبر کو کیا گیا۔ عراقی وزیر افواج نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ یہ راکٹ کلی طور پر عراق ہی میں تیار کیا گیا ہے۔ اور اس سلسلے میں انہوں نے وفادار سائنس والوں، انجینروں اور تیکنیکی عملے کی تہ دل سے تعریف کی۔ یہ راکٹ انٹرنیشنل بیلسٹک میزائلز کی مد میں آتا ہے۔ اگر عراق اس قسم کا راکٹ چھوڑ سکتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عراق نے میزائلز کے تیکنیکی نکات کو خوب اچھی طرح سے سمجھ لیا ہے۔ اس سے پہلے عراق نے عراق میں ہی بنائے گئے میزائلز ایران کے خلاف استعمال کئے تھے۔ اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ عراق کیلئے میزائل کی تیکنیکی مہارت کوئی نئی بات ہے۔ جب ۸۰ء سے ۸۸ء تک خلیج کی جنگ جاری تھی تو عراق نے اور ایران نے روسی سکڈ بی میزائل میں تھوڑی سی ترمیم کر کے ایک ہزار کلومیٹر تک مار کرنے والے میزائل تیار کر لئے تھے۔ جو اسرائیل اور شام تک پہنچ سکتے تھے۔

واشنگٹن نے اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ عراق نے ایک ایسے راکٹ کا تجربہ کیا ہے جو سٹلائٹ کو مدار میں بھیج سکتا ہے اور اس کے نتیجے میں عراق اب اس قابل ہو گیا ہے کہ فوجی سٹلائٹ کو بھیج کر اسرائیل کے علاقے کی جاسوسی کر سکے اسی طرح وہ ایران اور شام میں بھی ایسا ہی کر سکتا ہے۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ جاسوسی کرنے کے لئے سٹلائٹ بھیجنا ابھی عراق کے لئے دور کی منزل ہے۔ ایسے میزائل کے لئے جن اشیاء کی ضرورت ہے وہ فی الحال عراق میں مہیا نہیں کی جا سکتیں۔

فوجی تجزیہ نگار کہتے ہیں کہ عراق کے اس راکٹ کی وجہ سے اس علاقے میں اعلیٰ تیکنیکی اسلحہ کی دوڑ شروع ہو جائے گی اور اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ اس علاقے کے استحکام کو خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ اور میزائل کی دوڑ شروع ہو جائے گی۔

اسرائیل اور سعودی عرب کے پاس اس وقت تک بڑی میزائل کی طاقت موجود تھی لیکن اکثر دیگر ممالک یعنی شام ایران لیبیا اور جنوبی یمن صرف زمین سے زمین تک میزائل پھینک سکتے تھے وہ بھی روس سے سکڈ-بی اور فراگ-۷ راکٹ حاصل کر لینے کے بعد۔ ۱۹۸۸ء میں سعودی عرب نے چینی CSS-2 میزائل خریدے۔ جو ۲۷۰۰ کلومیٹر کے فاصلے تک جا سکتے ہیں۔ عراق میں اس راکٹ کا تجربہ اسرائیل کے تجربے کے ۱۵ ماہ بعد کیا گیا ہے۔ اسرائیل نے ایک لمبے عرصے سے میزائیلوں کے متعلق بات کرنے سے انکار کیا ہوا ہے اور بعض فوجی ماہرین کا خیال ہے کہ وہ دراصل نیوکلیئر اسلحہ اور کیمیاوی ہتھیار بھی بنانے کے قابل ہو چکا ہے۔ ستمبر میں روس کی نیوز ایجنسی تاس نے بتایا کہ اسرائیل نے ایک بیلسٹک میزائل چھوڑا ہے جو کہ ۱۳۰۰ کلومیٹر یعنی ۸۰۰ میل تک مار کر سکتا ہے اسرائیل نے جو بیلسٹک میزائل چھوڑا تھا۔ اس کا نام جیریکو-2 رکھا گیا اور یہ جنوری ۱۹۸۸ء میں چھوڑا گیا تھا۔ جہاں تک زمین سے زمین تک مار کرنے والے میزائل کا تعلق ہے۔ وہ تمام عرب علاقوں اور روس کے علاقوں تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ اس وقت اسرائیل کے پاس ۳۰ مقامی طور پر تیار کردہ جیریکو-2 میزائل موجود ہیں۔ یہ بات کوئی ڈھکا چھپا راز نہیں کہ اسرائیل نیوکلیئر میزائل کی تیاری میں نسل پرست جنوبی افریقہ کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے جہاں تک عرب ممالک کا تعلق ہے ان میں سے کوئی ملک بھی کسی میزائل کو مار گرانے کے قابل نہیں ہے لیکن اسرائیل نے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے ساتھ ایک معاہدے پر دستخط کئے ہیں جس کے ذریعے ایسے میزائل تیار کئے جائیں گے۔ جو دوسرے میزائلوں کو ان کا راہ روک کر گرا سکتے ہیں۔

رنگ تیرا گلوں میں بُو تیری
باغِ عالم میں آبرو تیری

تُو کہ پیغمبرِ بہاراں ہے
دُھوم گلشن میں چار سُو تیری

ڈالی ڈالی کے سَر ترا سَودا
غنچے غنچے کو آرزو تیری

حُسن ظاہر تُو آپ ظاہر ہو
مار ڈالے نہ جُستجُو تیری

راحتِ دل تری گلی کی ہَوا
سُرمۂ چشم خاکِ کُو تیری

ہر اَدا تیری جاذبِ جاں ہے
دلرُبا ہے ہر ایک خُو تیری

تجھ سے سرسبز شرقِ غرب ہوئے
کیا مبارک ہے آبِ جُو تیری

ایک مُدّت سے منتظر آنکھیں
راہ تکتی ہیں باوضو تیری

ہوں دو عالم سے بے نیاز مگر
اک طلب ہے تو ماہ رُو تیری

ملک اللہ یار دیوانہ

قوم کے ظلموں سے تنگ آکے مچائی ہیں جو شور
پھر میری آہیں سرِ عرشِ بریں پہنچیں گی

پھر سحر خیزی میری ہوگی اجابت کا نشان
پھر دعائیں میری مقبولِ الٰہی ہوں گی

پھر بدل جائے گی تقدیر زمانے بھر کی
اور یکجہتی کا گُل رنگ سویرا ہوگا

احمدی بیگم۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

محمد اجمل شاہد

محترم چوہدری سربلند خان صاحب

والد محترم چوہدری سربلند خاں صاحب جن کو سیدنا حضرت بانی جماعت احمدیہ کے رفقاء کے زمرہ میں شامل ہونے کا شرف حاصل تھا۔ آج سے تقریباً چوبیس برس قبل ۷ دسمبر ۱۹۶۵ء کو اس عالمِ فانی سے عالمِ جاودانی کو ایک طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔

اس وقت سے یہ خواہش رہی کہ آپ کے متعلق قارئین الفضل کے لئے کچھ تحریر کروں لیکن بوجوہ اس کی تکمیل نہ ہو سکی۔ چونکہ سیدنا حضرت بانی جماعت احمدیہ کے رفقاء کی زندگیوں میں جو اخلاقی اور روحانی انقلاب برپا ہوا۔ وہ خود حضور کی صداقت کا زندہ و تابندہ ثبوت ہے اس لئے یہ موضوع مرورِ وقت کے باوجود اپنے اندر تازگی رکھتا ہے اور اس کی افادیت کسی صورت میں ختم نہیں ہوتی۔ نیز اس سے دوسروں کو دعا کی بھی تحریک ہوتی ہے۔

والد محترم کا آبائی گاؤں کوٹلہ افغاناں تحصیل شکرگڑھ تھا جو تقسیم ملک سے قبل ضلع گورداسپور کی ایک پسماندہ اور دور افتادہ تحصیل تھی۔ پورے گاؤں میں سے آپ واحد وہ خوش قسمت فرد تھے کہ جن کو خود حضرت بانی جماعت احمدیہ کے بابرکت عہد میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ آپ نے اپنی زندگی میں اس امر کی انتہائی کوشش کی کہ دوسروں تک اس زندگی بخش پیغام کو پہنچائیں۔ اس غرض کے لئے آپ کبھی کبھار وہاں تشریف لے جاتے۔ وہاں کے لوگ آپ کی شرافت اور نجابت کی وجہ سے آپ کو بہت عزت کی نظر سے دیکھتے اور آپ کی باتیں بھی سنتے لیکن آگے بڑھنے کی ہمت نہ ہوتی۔ لیکن والد صاحب کے ذہن میں یہ احساس ہمیشہ رہا کہ وہاں پر احمدیت کا پیغام پہنچاتے رہیں اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو اس نعمت غیر مترقبہ سے متمتع کریں۔ وہاں سے کسی عزیز یا فرد کا علم ہوتا تو اس سے راہ و رسم بڑھانے کے لئے غیر معمولی کوشش فرماتے۔

خدا تعالیٰ نے والد صاحب کو احمدیت سے فیض یاب کرنے کے لئے عجیب صورت پیدا فرمائی۔ آپ کے گاؤں کوٹلہ افغاناں میں پرائمری سے آگے کوئی سکول نہ تھا۔ وہاں سے چند میل کے فاصلہ پر موضع کنجروڑ میں مڈل سکول تھا۔ چنانچہ آپ نے متواتر کئی سال روزانہ کئی میل کا پیدل سفر کر کے مڈل کا امتحان پاس کر لیا۔ اب مزید تعلیم کے لئے قریب میں کوئی سہولت نہ تھی۔ اس لئے آپ ملتان میں اپنے چچا مکرم گوہر علی صاحب کے پاس تشریف لے گئے وہ چونکہ احمدی تھے اور ان کے پاس سلسلہ کے اخبارات "البدر" اور "الحکم" آتے تھے اس لئے آپ بھی ان کا مطالعہ کرتے رہتے۔ اس طرح آپ کو جماعت اور حضرت بانی جماعت احمدیہ کے دعویٰ اور دلائل کا علم ہوا۔ یہاں پر ہی آپ نے محکمہ پٹوار کی ٹریننگ حاصل کی اور کچھ عرصہ کے بعد آپ کو قادیان سے کچھ میل کے فاصلہ پر ایک قصبہ میں ملازمت مل گئی۔ یہ غالباً ۱۹۰۲ء کا زمانہ تھا۔ چونکہ جماعت اور قادیان سے کافی تعارف ہو چکا تھا اس لئے آپ وہاں سے تقریباً پندرہ بیس کوس کا فاصلہ طے کر کے جمعہ کے لئے قادیان پہنچ جاتے۔ راستہ میں سیکھواں اور ہرسیاں وغیرہ کے گاؤں تھے۔ جہاں سے دیگر کئی احمدی دوست جمعہ کے لئے قادیان جاتے تھے۔

اس لئے آپ ان سب بزرگان کی معیت میں باقاعدگی سے جاتے۔ لازمی طور پر راستہ میں حضور کے دعویٰ و دلائل۔ حضور کی تازہ تصانیف میں مندرجہ مضامین اور نئے الہامات وغیرہ کا تذکرہ رہتا۔ پھر قادیان میں نماز جمعہ کی ادائیگی اور وہاں کے روحانی ماحول سے بہرہ ور ہونے کے بعد رات کو واپس جائے قیام موضع شیرپور میں آجاتے۔ آپ اس گھر سے تعلق کی بناء پر اپنے آپ کو احمدی ہی سمجھتے تاہم آپ نے ۱۹۰۴ء میں حضرت بانی جماعت احمدیہ کے ہاتھ پر باقاعدہ بیعت بھی کر لی۔ چونکہ آپ کی طبیعت میں فطرتاً نیکی کا مادہ تھا اور ہر قسم کے تصنع سے مبرا تھی اس لئے حضور کے ارشاد۔ ؎

جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

آپ احمدیت کے ہو کر رہ گئے اور اپنی تمام زندگی اس کی خدمت میں بسر کر دی

جب سے ہم نے ہوش سنبھالا تو ہم نے یہی مشاہدہ کیا کہ آپ کا چلنا پھرنا اور اوڑھنا بچھونا صرف احمدیت ہی تھا۔ سوائے ملازمت کے چند گھنٹوں کے باقی سارا وقت جماعت کے لئے وقف تھا۔ دیگر کوئی مشغلہ نہ تھا۔

والد محترم نے بعد میں محکمہ انہار میں ملازمت کر لی تھی۔ اور اس سلسلے میں آپ کا زیادہ تر قیام ملتان، ڈیرہ غازیخاں مظفرگڑھ اور پنجند میں رہا۔ سوائے پنجند کے دیگر سب مقامات پر جماعتیں موجود تھیں اور آپ ان سب جماعتوں میں فعال کارکن رہے۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے بلند اور خوش الحان آواز سے نوازا تھا۔ اس لئے ان تمام مقامات پر دیگر جماعتی فرائض کے ساتھ ساتھ امام الصلوٰۃ کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ آپ کو نمازوں کی بیوت الذکر میں ادائیگی کا بہت شغف تھا۔ اس غرض کے لئے لمبا سفر کرنا پڑتا تو اس میں راحت محسوس فرماتے۔ آخری عمر میں گھٹنوں کی تکلیف کی وجہ سے چلنا مشکل تھا اور ڈاکٹر چلنے سے منع بھی کرتے لیکن آپ نماز کے لئے بیت الذکر میں ضرور پہنچ جاتے۔ اس لحاظ سے آپ کی کیفیت وہی تھی جس کا حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بیان ہوا ہے۔

ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد ۱۹۳۹ء میں والد محترم نے قادیان میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ آپ نے محلہ دارالفتوح میں اپنا مکان تعمیر کرایا آپ اس محلہ کے تادم ہجرت پریذیڈنٹ رہے۔ وہاں پر آپ کا مستقل طور پر یہ طریق تھا کہ انجمن کے دفتر جائیداد سے رخصت کے بعد محلہ کے کاموں کے لئے نکل کھڑے ہوتے اور پھر عشاء کی نماز کی ادائیگی کے بعد جماعتی کاموں اور چندہ جات وغیرہ کی وصولی میں مصروف رہتے۔ چندوں کے سلسلہ میں آپ کا نمونہ بہت عمدہ تھا۔ سب سے پہلے تنخواہ میں سے چندہ ادا کرتے اور بعد میں اسے گھریلو استعمال میں لاتے۔

آپ ہمیشہ فرماتے کہ اس سے خدا تعالیٰ غیر معمولی برکت ڈال دیتا ہے۔ امامِ وقت کی طرف سے جو بھی تحریک ہوتی اس میں دلی ذوق و شوق سے خود بھی حصہ لیتے اور دوسروں کو بھی تحریک فرماتے۔ وفات کے بعد معلوم ہوا کہ آپ نے اپنے حصہ وصیت میں پہلے ہی زائد ادائیگی فرما دی تھی۔

الغرض آپ کی زندگی کا تمام تر محور جماعتی خدمت اور امامت سے دلی محبت اور تعلق تھا۔ حضرت فضل عمر سے بہت عقیدت تھی۔ ان کی وفات کے تقریباً ایک ماہ بعد آپ نے بھی داعی اجل کو لبیک کہا۔

والد محترم کو سلسلہ کی کتب خریدنے اور ان کے مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ کتب کے بکثرت پڑھنے سے آپ کا علمی معیار بہت عمدہ تھا۔ دعوت الی اللہ کے کام میں اس سے خوب فائدہ اٹھاتے۔ آپ کا دعوت الی الحق کا طریق بڑا ہی مؤثر ہوتا تھا۔ اور سب سے زیادہ آپ اپنے اخلاق فاضلہ سے دوسروں کو جذب کر لیتے تھے۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ کے رفقاء میں ایک مشترکہ وصف سادہ مزاجی، فطرتی سعادت، خوش طبعی اور غمخواری کا تھا۔

والد محترم میں بھی یہ صفات پائی جاتی تھیں۔ ہر ایک سے خندہ پیشانی اور خوشروئی سے پیش آتے۔ سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو اپنے بھائی سے کشادہ پیشانی سے ملاقات کر۔ اس بناء پر آپ کا حلقۂ احباب بہت وسیع تھا۔ اپنی ملازمت کے دوران جن جماعتوں میں رہے وہ آپ کو اچھے رنگ میں یاد رکھتے اور کبھی ایسے فرد سے ملاقات ہوتی تو یوں معلوم ہوتا کہ صدیوں کا بچھڑا ہوا کوئی بھائی مل گیا ہو۔ پھر پرانی خوشگوار یادیں تازہ ہو جاتیں۔ ربوہ میں آنے کے بعد بھی آپ نے اپنے تعلقات مقامی لوگوں سے پیدا کر لئے تھے وہ بھی کشاں کشاں آپ سے ملنے کے لئے آجاتے۔ آپ کی وفات کے بعد بھی جب ان سے ملاقات ہوتی تو آپ کے جذبۂ اخوت و محبت میں رطب اللسان پایا۔ اور اکثر فرطِ محبت میں آنکھیں تر ہو جاتیں۔

خدا تعالیٰ اپنے فضل سے والد صاحب کو اپنے آقا کے حقیقی خدام کے مقدس زمرہ سے نوازے اور ہم سب پسماندگان کو آپ کے اسوہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خالی آسامیاں

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان میں کارکنان درجۂ دوم کی دو آسامیاں خالی ہیں۔
کم از کم میٹرک یا اس سے زائد تعلیم والے نوجوان جو خدمت کا جذبہ اور شوق رکھتے ہوں۔ اپنے قائد صاحب یا صدر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں بھجوائیں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش کے قبول احمدیت کا واقعہ

مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش ان خوش قسمت نوجوانوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے قبول احمدیت کے بعد اپنی دنیاوی زندگی کو مکمل طور پر خیر باد کہہ کر اپنا کل وقت جماعت کی خدمت کے لئے وقف کر دیا ہے۔ نہ صرف آپ جماعتی خدمات میں پیش پیش ہیں بلکہ آپ نے مالی قربانی کے میدان میں بھی صفِ اول رہ کر اپنا اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے۔ آپ نے قبول احمدیت کے ساتھ ہی ۱/۳ حصہ کی وصیت کی اور صد سالہ جوبلی فنڈ میں سب سے زیادہ وعدہ کر کے اس کی ادائیگی کی توفیق بھی پائی...... آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ دو آئمہ سلسلہ کے جرمنی کے دوروں کے دوران آپ کو ان کے ترجمان ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ ان کے قبول احمدیت کا واقعہ بزبان مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی سابق مربی جرمنی ذیل میں تحریر ہے۔

۱۹۷۰ء کے اوائل کا ذکر ہے کہ ایک روز فرینکفرٹ بیت الذکر کے دروازے پر دستک ہوئی۔ خاکسار دروازہ پر گیا تو سامنے ایک بدحال اور پراگندہ بال نوجوان کھڑا تھا جو اس زمانہ میں ایک ہپی کی ہیئت کذائی کا پورا مرقع تھا۔ اس کی پتھرائی سی آنکھیں اور یہ حالت دیکھ کر قدرے تردّد کے ساتھ اندر آنے کی دعوت دی۔ اس نوجوان نے بتایا کہ اس پر جنات کا قبضہ ہے۔ خاکسار نے سمجھانے کی کوشش کی کہ جنات ایسی کوئی مخلوق نہیں جو انسان پر قبضہ کرے۔ یہ کب مانتا تھا، منشیات کے زیر اثر کبھی رو دیتا کبھی ہنس دیتا۔ کچھ دیر کے بعد جب میں نے یہ تأثر دیا کہ صاحب اب اپنی راہ لیں اور مجھے کچھ دیر اور کام کرنے دیں تو اس نوجوان نے معاملہ کو بھانپ لیا اور مجھ سے کہا گویا تم مجھ سے چھٹکارا چاہتے ہو۔ اس پر میں سخت کھسیانا ہوا اور کہا نہیں نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ چائے پیش کی تقریباً دو گھنٹے کے بعد یہ نوجوان رخصت ہوا۔ چند روز کے بعد ایک پوسٹ کارڈ ملا جو اسی نوجوان کی طرف سے تھا۔ فرینکفرٹ سے کوئی چالیس میل کے فاصلے پر ایک شہر HADAMAR کے ہسپتال برائے امراض دماغی سے آیا تھا۔ اس میں لکھا تھا کہ بیت الذکر سے واپسی پر فرینکفرٹ شہر کے وسط میں واقع دریائے مائن میں چھلانگ لگانے کی ناکام کوشش پر پولیس نے اسے پکڑ کر یہاں بھیج دیا ہے۔ خاکسار نے اس خط کا جواب دیا اور بعد ازاں ہسپتال میں جا کر ملاقات کی۔ چند ہفتے زیر علاج رہ کر یہ وہاں سے پھر فرینکفرٹ آ گئے جہاں اپنی والدہ کے ساتھ رہائش پذیر تھے۔ والد بچپن میں فوت ہو چکا تھا۔

اس نوجوان کے نصیب جاگ گئے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) ۱۹۷۰ء میں افریقہ کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ حسب پروگرام آپ نے زیورک سے لیگوس کے لئے روانہ ہونا تھا لیکن جو فلائٹ زیورک سے لیگوس پہنچتی تھی وہ وہاں پر شام کو پہنچتی تھی جس وقت ان دنوں میں غالباً کرفیو لگتا تھا۔ لہٰذا اچانک پروگرام میں تبدیلی کی گئی اور حضور زیورک سے بذریعہ ٹرین فرینکفرٹ تشریف لائے جہاں سے لیگوس کے لئے فلائٹ لی۔ فرینکفرٹ میں آپ کا قیام تین روز رہا جس کے دوران جمعہ بھی تھا۔ جرمنی میں اس وقت احمدیوں کی بہت تھوڑی تعداد تھی۔ اطلاع ملنے پر اکثر فرینکفرٹ حاضر ہو گئے۔ یہ ہپی نوجوان جسے حضور کی تشریف آوری کا کوئی علم نہ تھا بیت الذکر پہنچ گیا۔ اس کی ہیئت کذائی دیکھ کر باہر ڈیوٹی پر کھڑے خدام نے اسے اندر جانے سے روکا اس نے اندر جانے پر اصرار کیا۔ بالآخر بات خاکسار تک پہنچی۔ خاکسار بیت الذکر میں بیٹھا تھا۔ خطبہ جمعہ شروع ہونے والا تھا۔ خاکسار نے باہر جا کر دیکھا تو وہی صاحب تھے۔ خدام سے کہا کہ انہیں اندر آنے دیں یہ آ کر دوسرے نمازیوں کے ساتھ بیت الذکر میں بیٹھ گئے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد تسبیحات سے فارغ ہو کر حضور نے خدام کی طرف رخ فرمایا اور متبسم چہرہ کے ساتھ احباب سے محو گفتگو ہوئے۔ یہ نوجوان کچھ فاصلے پر دوزانو سر جھکائے بیٹھا تھا۔ تھوڑی دیر بعد خاکسار نے حضور کی خدمت میں اس نوجوان کا تعارف کرواتے ہوئے عرض کیا کہ یہ صاحب شاعر ہیں اور ہپی خیالات کے ہیں بلکہ ایک ہپی گروپ کے بانی ہیں۔ اس پر حضور نے اس نوجوان کو مخاطب ہو کر جو فرمایا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ دنیا بے ثبات ہے اور اصل زندگی تو حیاتِ آخرت ہے اس دنیا کے علائق میں محو ہو کر اخروی زندگی کو بھولنا نہیں چاہیئے، اور حیات آخرت کی بہتری کے لئے اس دنیا میں کوشاں رہنا چاہیئے۔ یہ نوجوان مسلسل سر جھکائے بیٹھا رہا۔ خدا تعالیٰ کے پیارے بندے کی نگاہوں نے اس مُشتِ خاک کی کایا پلٹ دی۔ یہ مجلس تو برخواست ہوئی بندۂ خدا کی نگاہیں اپنا کام کر گئیں۔ یہ نوجوان جلد ہی دنیاوی علائق کو پس پشت ڈال کر حیات اخروی کا اندوختہ تیار کرنے کے لئے کمربستہ ہو گیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے والہانہ عشق نصیب ہوا جو اس کی نظم و نثر سے ظاہر ہے۔ سلطان القلم کے اس خادم کو خدا تعالیٰ غیر معمولی قلمی خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ کا خط ملا

محترم ملک سعید احمد صاحب شکاگو۔ امریکہ سے لکھتے ہیں۔

"یادش بخیر۔ برادرم مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب (ریٹائرڈ میجر) کی معرفت آپ کی مساعیٔ جمیلہ کی اطلاع ملتی رہتی ہے۔ انہوں نے ہی ملک عبد الرحمن صاحب خادم کے متعلق مضمون لکھنے کی تحریک کی۔ کل ہی ان کا خط ملا اور یہ مضمون کل ہی لکھ دیا تھا۔ کیونکہ میں دل ہی دل میں شرمندہ تھا کہ اپنے محسن مکرم دوست خادم صاحب کے لئے ان کی علالت میں بھی کچھ نہ کر سکا۔ انسان عالم الغیب نہیں اس لئے ان کی صحت یابی کے بھروسے پر ملاقات کے لئے بھی نہ جا سکا تھا۔ سنا ہے کہ خادم صاحب اس بیماری میں بھی مجھے یاد کرتے تھے۔ ہزار ہزار رحمتیں ہوں اس وجود پر جو جوانی ہی سے ۔ زلزلہ بنا رہا۔ اس اکتوبر میں اپنی عمر کے ۷۷ سال پورے کر لوں گا۔ اگر اللہ نے چاہا تو۔ صد سالہ جوبلی منانے کے لئے دعا کی تھی۔ وہ تو قبول ہو گئی مگر اگلے سال تک کی کوئی ضمانت نہیں۔ زندگی میں جو مذہب میں ریسرچ کی ہے اس کے بہت سے مضامین لکھنے والے ہیں۔ کچھ مکمل ہو گئے ہیں۔ کچھ ادھورے ہیں اور بعض تو ہنوز شروع بھی نہیں کئے۔ اور زندگی کا بھروسہ نہیں۔ آدمز سِن وِنڈیکیٹڈ (ADAMS' SIN VINDICATED) کتاب مکمل کر چکا ہوں انڈکس بنا رہا ہوں اور امریکہ میں ہی شائع کروں گا۔"

محترم ملک صاحب نے اپنی دو مزید کتابوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک حضرت مسیح ناصری کے متعلق ہے دوسری حضرت ابراہیم علیہ السلام، اور اسرائیلیوں کی اسماعیلیوں سے دشمنی کے موضوع پر تحریر کی ہے۔ اور ان دونوں کا کچھ تفصیلی ذکر کرنے کے بعد آپ لکھتے ہیں

"آپ کہیں گے کہ کیسا انسان ہوں۔ اتنے عرصے بعد خط لکھا اور وہی تذکرہ اسی اوڑھنے اور بچھونے کا۔ بور کر دیا۔ میں نے یہ اس لئے بھی لکھا ہے کہ اگر موت نے مجھے مہلت نہ دی تو آپ ان مضامین کو لکھ کر میری روح کو ثواب پہنچا دیجیئے گا۔"

آگے آپ نے محترم خادم صاحب کے متعلق شعر و شاعری کے سلسلے میں اور خاص طور پر مزاحیہ شعر و سخن کے سلسلے میں کچھ باتیں بیان فرمائی ہیں۔ اور بہت سے اشعار بھی درج کئے ہیں

محترم خادم صاحب کے متعلق جو آپ نے مضمون تحریر فرمایا ہے اس میں ان کے ساتھ اپنے تعلقات کا ذکر کرنے کے بعد زیادہ تر ملک صاحب کی مذہبی مصروفیات کا ذکر ہے۔ اور آپ نے اس بات کا بھی اعتراف کیا ہے کہ ان سے آپ نے بہت کچھ سیکھا۔ اور حقیقتاً "مجلس میں بیٹھ کر گفتگو کرنے کا ملکہ تو محترم خادم صاحب ہی کی وجہ سے ان میں پیدا ہوا۔ خادم صاحب نے اپنی ظرافت کا جس طرح مختلف مواقع پر اظہار کیا اس کی کچھ مثالیں دی ہیں۔ خاص طور پر استاد امام دین صاحب گجراتی کے متعلق بعض نہایت دلچسپ باتیں لکھی ہیں۔ ۱۹۵۳ء کے فسادات کا بھی ذکر کیا ہے اور اس سلسلے میں آپ لکھتے ہیں کہ "انکوائری کمیٹی میں خادم صاحب کو خوب موقعہ ملا اور اس کی وجہ سے حضرت فضل عمر نے آپ کو خالدِ احمدیت کا خطاب بھی عطا فرمایا"

مضمون کے اختتام پر آپ لکھتے ہیں "خادم صاحب لاہور کے ہسپتال میں داخل تھے میں کراچی میں تھا بعض دوست جو ان کی بیمار پرسی کو گئے انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ میرے متعلق دریافت کرتے تھے۔ کہ وہ کیوں نہیں آیا۔ بخدا کس کو خیال تھا کہ اتنی صلاحیتوں کا مرقع انسان ۔ خادم ۔ اتنی جلدی داغِ مفارقت دے جائے گا۔ اس لئے اپنے دل کو تسلی دے لیتا تھا کہ اللہ نے چاہا تو جلدی ہی صحت یاب ہو جائیں گے ۔ اور ملاقات پر معذرت کر لوں گا لیکن ہائے بسا آرزو کہ خاک شدہ"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۲۴۱ :- میں ظفر اللہ ملک ولد ملک برکت اللہ صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ½۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 119/7-R کسووال ضلع ساہیوال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۸/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ظفر اللہ ملک ولد ملک برکت اللہ صاحب چک نمبر 119/7-R.0 کسووال ضلع ساہیوال۔ گواہ شد نمبر ۱۔ برکت اللہ ملک والد موصی وصیت نمبر ۵۲۰۸۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد مراد ولد نور محمد صاحب کسووال ریلوے پھاٹک

مسل نمبر ۲۷۲۴۲ :- میں مبشر احمد ظفر ولد قریشی عطاء الرحمن صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۸/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۷۰۵/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مبشر احمد ظفر بی I معصوم شاہ سٹریٹ روڈ کوئٹہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ آفتاب احمد جمال وصیت نمبر ۲۲۴۷۷۔ گواہ شد نمبر ۲۔ خواجہ صفی الدین قمر انسپکٹر بیت المال آمد۔

مسل نمبر ۲۷۲۴۳ :- میں عطاء الحق خان ولد ضیاء الحق خان قوم ککے زئی پیشہ زمیندارہ عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۸/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) مکان واقع فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ مالیتی مبلغ ۲۰۰،۰۰۰/- روپے (۲) زرعی زمین ۲۲ ایکڑ واقع خانپور ضلع رحیم یار خان مالیتی ۷،۲۸،۰۰۰/- روپے (۳) مکان واقع دار الصدر جنوبی ربوہ مالیتی مبلغ ۲،۰۰،۰۰۰/- روپے جس کے ۱/۳ حصہ کا مالک ہوں۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۱،۸۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عطاء الحق خان۔ فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ نصیر احمد فاروقی کوئٹہ گواہ شد نمبر ۲۔ خواجہ صفی الدین قمر وصیت نمبر ۱۷۷۴۵۔

★ تقریب دعائے ختم قرآن

عزیزہ شائستہ ناصر بنت فرحت احمد صاحب ناصر آف کینیڈا نے ۵ سال کی عمر میں قرآن مجید ختم کیا ہے۔ بچی کی تقریب دعائے ختم قرآن مورخہ ۴ر دسمبر ۱۹۸۹ء کو ربوہ میں منعقد ہوئی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ شائستہ کو نور قرآن سے منور فرمائے اور بہت برکتوں سے نوازے۔

اخبار احمدیہ

ولادت

● مورخہ ۱۱ر نومبر ۱۹۸۹ء کو مکرم اسماعیل اختر صاحب فوٹوگرافر کی بیٹی عزیزہ فوزیہ محسن اہلیہ حسین احمد صاحب محسن فاروقی کو خدا تعالیٰ نے پہلی بیٹی سے نوازا ہے بچی تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت سمیرہ محسن نام عطا فرمایا ہے۔

نومولودہ مکرم ڈاکٹر محمد احمد فاروقی صاحب کی پوتی ہے بچی کے نیک خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

● مکرم شیخ بشارت اللہ صاحب دارالرحمت شرقی ب کو خدا تعالیٰ نے مورخہ ۲۵ر دسمبر ۱۹۸۹ء کو دو جڑواں بچیوں کی صورت میں اپنے فضل خاص سے نوازا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں بچیوں کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادمہ دین بنائے بچیوں کا نام عیشہ خولہ اور درخشندہ سمیعہ تجویز ہوا ہے

درخواست دعا

★ مکرم سردار عبد القادر صاحب۔ پٹھوں میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔

★ مکرم رانا علاؤ الدین صاحب (راولپنڈی) کے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔

★ مکرم فرید احمد صاحب تبسم مربی سلسلہ راجن پور عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔

★ مکرم سید مبشر حسین متین خوشنویس عرصہ سے پٹھوں میں درد کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔

احباب ان سب کی شفایابی کے لئے دعا کریں۔

سانحۂ ارتحال

● مکرم ملک محمد وسیم صاحب ابن مکرم ملک محمد مستقیم صاحب ۲۸ر دسمبر ۱۹۸۹ء کو فیصل آباد میں حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے وفات پاگئے آپ مکرم محمد نعیم صاحب وائس پریذیڈنٹ نیشنل بنک آف پاکستان گوجرانوالہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ اگلے روز ربوہ میں نماز عصر کے بعد گول بازار میں نماز جنازہ پڑھی گئی اور عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ملک محمد وسیم صاحب کے درجات بلند فرمائے۔

لجنات پاکستان
توجہ کریں

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ جو حضور نے ۲۴ر نومبر ۱۹۸۹ء کو لندن میں ارشاد فرمایا ہے اور ۱۱ر دسمبر کے الفضل میں شائع ہوچکا ہے۔ عہدہ داران اس خطبہ کو خود پڑھیں اور اپنے اجلاسوں میں بار بار سنائیں۔ اور ۲ تربیتی پروگرام جو پانچ شقوں پر مشتمل ہے یعنی سچ بولنے کی عادت ڈالنی۔ نرم اور پاک زبان کا استعمال۔ وسعت حوصلہ پیدا کرنا۔ لوگوں کی تکلیفوں کو دور کرنا اور مضبوط عزم اور محبت پیدا کرنا۔ ان کو سامنے رکھ کر مستورات اور بچوں کی تربیت کریں اس میں ہر ماہ اپنی رپورٹ باقاعدگی سے بھجوائیں تاکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوائی جا سکے۔ نیز لجنات کی صدر یہ بھی اطلاع دیں کہ خطبہ عورتوں کو سنایا جا چکا ہے یا نہیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان)

احمدی طالبات متوجہ ہوں!

ایسی تمام احمدی طالبات جن کو کسی ایسے تعلیمی ادارے میں داخلہ مل رہا ہو جہاں مخلوط تعلیمی نظام ہو کیلئے ضروری ہے کہ وہ داخلہ سے قبل نظارت تعلیم کے توسط سے حضور پُر نور سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت حاصل کریں اور منظوری کی صورت میں داخلہ لیں۔

اسی طرح وہ تمام احمدی طالبات جو لاعلمی کے سبب مخلوط تعلیمی ادارے میں داخلہ لے چکی ہوں وہ بھی فوری طور پر نظارت تعلیم کے توسط سے حضور پُر نور سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت حاصل کریں

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کم خوری، کم گوئی اور کم سونا
رُوحانی ترقیات کیلئے ضروری ہے

ارشاد حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

حضرت فضلِ عمر (اللہ تعالےٰ آپ سے راضی ہو) نے فرمایا۔

"کم خوری، کم گوئی اور کم سونا یہ روحانی ترقیات کے لئے اولیاء ضروری بتاتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ ہمارے دوست ایک دوسرے پر نگاہ رکھیں گے اور انکے اعمال کو تاڑیں گے۔ مگر شکایت کی غرض سے نہیں بلکہ اسی نیت سے کہ دوسرے کی اصلاح ہو اور پھر اس شخص کے علاوہ کسی اور کے پاس ذکر نہ کیا جائے۔ یہ میں پسند نہیں کرونگا کہ لوگ میرے پاس آئیں اور کہیں کہ فلاں شخص دو کھانے کھاتا ہے میں نے ایک کھانے کا حکم کوئی نہیں دیا۔ میں نے صرف تحریک کی ہے اور اگر کوئی شخص اس تحریک کے باوجود دو کھانے کھاتا ہے تو اس کا معاملہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ یہ عارضی چیزیں نہیں بلکہ مستقل چیزیں ہیں اور دوستوں کا فرض ہے کہ جبر سے نہیں بلکہ پیار محبت سے سمجھا کر دلائل دے کر لوگوں کو قائل کریں۔ جب یہ باتیں ہماری جماعت کے قلوب میں راسخ ہو جائیں گی تو جب احمدیت کو بادشاہتیں ملیں گی۔ اس وقت کے بادشاہ۔ بادشاہ بن کر نہیں بلکہ بھائی بن کر حکومت کریں گے اور جہاں جائیں گے لوگ کہیں گے کہ یہ ہمیں اٹھانے آئے ہیں۔ ہمیں سپاہیانہ طور پر زندگی بسر کرنی چاہیئے اور اپنی تمام زندگی کو مختلف قسم کی قیود کے ماتحت لانا چاہیئے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ سادہ زندگی کی طرف متوجہ ہوں اور بجائے اس کے کہ وہ ان قیود کو کم کرنے کی کوشش کریں انہیں چاہیئے کہ زیادہ تعہد کے ساتھ ان مطالبات پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ بلکہ جن لوگوں نے گذشتہ سالوں میں ان مطالبات پر عمل کرنے میں کوتاہی کی ہے۔ انہیں بھی اس طرف لانے کی کوشش کریں۔ تا اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی برکتیں نازل ہوں اور ( ) احمدیت کی ترقی کے راستے میں جو مشکلات حائل ہیں وہ دور ہو جائیں اور خدا اور اس کے رسول کا جلال دنیا میں ظاہر ہو۔"

خبریں

غیر ملکی خبریں

• مقبوضہ کشمیر میں سیاسی صورتحال بدستور خراب ہے اور پورا جموں کشمیر آتش فشاں دھانے پر کھڑا ہے وادی کے تمام شہروں میں گذشتہ شب نو بجے سے غیر معینہ مدت کے لئے کرفیو لگا دیا گیا ہے جن میں سری نگر اننت ناگ بارہ مولا سوپور۔ شوپیان۔ بیج بہاڑاں اور پل داما شامل ہیں۔ سری نگر میں پولیس نے کرفیو کی خلاف ورزی کرنے والوں پر فائرنگ کی۔ ایک شخص ہلاک متعدد زخمی ہوئے۔

• پولیس حریت پسندوں کے گھروں پر چھاپے مار کر اہل خانہ کو پریشان کر رہی ہے۔ اور مزید بھارتی فوج کو ریاست میں بھیج دیا گیا ہے۔

• سعودی عرب کی آبادی ڈیڑھ کروڑ تک پہنچ گئی ہے۔ منصوبے کے مطابق آئندہ پانچ سال میں آبادی میں اضافے کے تناسب سے پانچ لاکھ آسامیاں پیدا کی جائیں گی۔

• پانامہ کے معزول صدر جنرل نوریگا کے ایک اور ساتھی نے جمعرات کے روز اپنے آپ کو امریکی فوجوں کے حوالے کر دیا ہے۔ لیفٹیننٹ کرنل نیوالڈو مڈر جو کہ جوائنٹ کی تحقیقاتی فورس کے سابق سربراہ ہیں

ملکی خبریں

○ حافظ آباد کے قریب نہر اپر چناب کا پل گرنے سے ۷۰ افراد ہلاک ہو گئے۔ پل کی حالت ناگفتہ بہ تھی اور یہ حادثات کا سبب بنا ہوا تھا۔ مزدور یہ پرانا پل گرا رہے تھے کہ پل کا درمیانی حصہ منہدم ہو گیا اور اس پر کھڑے مزدور اور دیگر لوگ نہر میں گر گئے امداد کیلئے اور لوگ دوڑ کر آئے تو پل کا باقی حصہ بھی اچانک نہر میں گر گیا۔ جس سے امداد کیلئے آنے والے بھی نہر میں گر پڑے۔

○ گہری دھند اور شدید سردی نے دسویں روز بھی پنجاب کے صوبہ کو اپنی لپیٹ میں لئے رکھا۔ جس سے ٹریفک میں شدید مشکلات پیش آئیں۔

○ کراچی میں پولیس نے انسداد دہشت گردی سکواڈ سے مل کر غیر قانونی ہتھیاروں کے خلاف مہم کا آغاز کر دیا ہے۔ اس مہم کا آغاز کالجوں کے ہوسٹلوں پر چھاپوں سے ہوا ہے ایم۔ کیو۔ ایم کے قائد الطاف حسین نے اس اپریشن کلین اپ کی مخالفت کی ہے

○ پنجاب حکومت کی طرف سے ٹیلی وژن بنائے جانے کے انتظامات کو حتمی شکل دی جارہی ہے۔ اس ٹی وی کا سربراہ معروف کمپئیر انور حسین کو بنائے جانے کا امکان ہے۔

○ پی آئی اے کے تین سو برطرف افراد بحال کر دئے گئے۔

○ لاہور میں ۲۴ گھنٹوں کے دوران پانچ ڈاکے ڈالے گئے

اَے خدا کمزور ہیں ہم اپنے ہاتھوں سے اٹھا
ناتواں ہم ہیں ہمارا خود اٹھالے سارا بار

اراضی برائے فروخت

ربوہ میں نہایت مناسب جگہ پر اور بہترین ماحول میں رہائشی رقبہ برائے فروخت ہے۔ پلاٹس کی سہولت بھی حاصل ہے۔

چوہدری احمد علی ٹیچر (ریٹائرڈ)
۴۹/۴ دار العلوم غربی ربوہ فون نمبر ۹۰۸

پانی میں اُڑنے والا پرندہ

پنگوِن ایسا پرندہ ہے جو سینکڑوں سال پہلے پرواز کی سکت کھو چکا ہے۔ یہ پرندہ پانی میں اس خوبصورتی سے تیرتا ہے کہ محسوس ہوتا ہے جیسے ہوا میں اُڑ رہا ہو۔ تیرنے کیلئے اپنے پَروں کو یوں پھیلاتا ہے جیسے عام پرندے اڑتے ہوں۔ اور اس طرح اگر اپنا رُخ بدلنا چاہے تو اپنی دُم اور اپنے پیروں سے مَدد لیتا ہے۔ پانی میں اس کی رفتار پندرہ میل فی گھنٹہ ہوتی ہے۔ پنگوِن اپنی خوراک سمندر سے حاصل کرتا ہے جو کہ مچھلی اور جھینگے ہوتی ہے۔ اپنے شکار کی تلاش میں یہ پانی میں ۳۰۰ فٹ تک غوطہ لگا سکتا ہے۔ اور اگر چاہے تو مہینوں خشکی پر آئے بغیر سمندر ہی میں رہ سکتا ہے۔ البتہ انڈے دینے کے لئے مادہ پنگوِن خشکی پر آتی ہے اور فوراً ہی واپس پانی میں چلی جاتی ہے۔ اس کے بعد نر پنگوِن دو مہینے تک انڈوں پر بیٹھتا ہے۔ یہاں تک کہ اس میں سے بچے نکل آتے ہیں۔ یہاں ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ نر پنگوِن کچھ کھاتا نہیں ہے۔

دُوا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

• ہمدردانہ مشورہ
• قابل اعتماد
• اصولی علاج کیلئے

NASIR ناصر

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
پوسٹ بکس نمبر ۶۰ • فون: ۶۳۴

بیرونی مریض فہرست ادویہ و فارم تشخیص و تجویز خط لکھ کر طلب فرمائیں